رفع ونزولِ عیسیٰ علیہ السلام

مسلمانوں کا یہ اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھایا گیا ہے ، قرب ِ قیامت آپ اتریں گے ، دجال کو قتل کریں گے ، پھر اللہ تعالیٰ آپ کو موت دے گا ، آپ پر مسلمان نمازِ جنازہ پڑھیں گے اور آپ کو دفن کریں گے ۔
امامِ اہلِ سنت والجماعت ابوالحسن علی بن اسماعیل بن اسحاق الاشعری رحمہ اللہ (م ۳۳۰ھ)ارشاد کرتے ہیں :   وأجمعت الأمہ علیٰ أنّ اللّٰہ عزّوجلّ رفع عیسیٰ علیہ الصّلاۃ والسّلام الی السّماء ۔
''امت ِ مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر (زندہ)اٹھا لیا ہے۔''(کتاب الابانہ عن اصول الدیانہ لابی الحسن الاشعری : ۴۶)
حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ (۷۷۳۔۸۵۲ھ)لکھتے ہیں :
وأمّا رفع عیسیٰ فاتّفق أصحاب الأخبار والتّفسیر علی أنّہ رفع ببدنہ حیّاً ۔
''تمام محدثین و مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بدن کے ساتھ زندہ اٹھا لیا گیا ہے۔''(التلخیص الحبیر : ۳/۲۱۴)
فرمانِ باری تعالیٰ :   (اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ)(آلِ عمران : ۵۵)
مفہوم نمبر ۱:
''جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، اے عیسیٰ ! میں تجھے زمین سے قبض کر کے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں ۔''
امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں :
وأولی ھٰذہ الأقوال بالصّحۃ عندنا قول من قال : معنی ذٰلک انّی قابضک من الأرض ورافعک الیّ لتواتر الأخبار عن رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم أنّہ قال : ینزل عیسیٰ ابن مریم، فیقتل الدّجال ۔
''ہمارے نزدیک صحیح ترقول ا ن کا ہے جو اس کا معنیٰ یہ کرتے ہیں کہ اے عیسیٰ (علیہ السلام)! میں تجھے زمین سے قبض کر کے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسیٰ بن مریم علیہماالسلام کے نازل ہونے اور ان کے دجال کو قتل کرنے کی متواتر احادیث موجود ہیں ۔''
(تفسیر طبری : ۳/۲۹۱)

مفہوم نمبر ۲ :

''جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، اے عیسیٰ ! میں تجھے پوراپورا لینے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں ۔'' کسی چیز کے پورا پورا لینے کو ''تَوَفِّیْ''کہتے ہیں ۔(تفسیر کبیر : ۸/۷۲)

مراد یہ ہے کہ میں آپ کو پورا پورا یعنی روح اور جسم کے ساتھ لینے والا ہوں اور اپنی طرف (زندہ) اٹھانے والا ہوں ۔

مفہوم نمبر ۳ :

(ا) مطر الورّاق کہتے ہیں : متوفّیک من الدّنیا ولیس بوفات موت ۔

''میں تجھے دنیا سے فوت کروں گا(پوراپورا لے لوں گا) ، لیکن یہ وفات (پورا پورا لینے کی کیفیت)موت والی نہیں ہوگی ۔''(تفسیر طبری : ۳/۲۹۱ ، وسندہ، صحیح)

(ب) اما م ابنِ جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں : رفعہ ایّاہ ، توفیتہ ایّاہ ۔

''اللہ کا عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھانا ، ان کو پورا پورا لینا ہی تو ہے ۔''(تفسیر ابن ابی حاتم : ۳۵۸٦، وسندہ، صحیح)

اس مفہوم کے مطابق ''ورافعک الیّ'' عطف ِ تفسیر ہے ''انّی متوفّیک'' پر ۔

مفہوم نمبر ٤ :

''جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، اے عیسیٰ ! میں تجھے سلانے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں ۔''

حافظ ابنِ کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

وقال الأکثرون : المراد بالوفاۃ ھٰھنا النّوم ، کما قال تعالیٰ : (وَھُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ)(الانعام : ٦٠)وقال تعالیٰ : (اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِہَا)(الزمر :٤٢)وکان رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یقول اذا قام من النّوم : الحمد للّٰہ الّذی أحیانا بعد ما أماتنا والیہ النّشور ۔(صحیح البخاری : ٦٣١٢)

''اکثر مفسرین کا یہ کہنا ہے کہ یہاں وفات سے مراد نیند ہے ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : (وَھُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ)(الانعام : ٦٠)(وہی ذات ہے جو تمہیں رات میں فوت کرتا ہے)،نیز فرمایا : (اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِہَا)(الزمر : ٤٢) (اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت فوت کرتا ہے اور جو نہیں مرتیں ان کو ان کی نیند میں فوت کرتا ہے)اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے :

الحمد للّٰہ الّذی أحیانا بعد ما أماتنا والیہ النّشور ۔(صحیح البخاری : ٦٣١٢)

(تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں نیند کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے)۔''

(تفسیر ابنِ کثیر : ٢/٤٢)

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرمانِ باری تعالیٰ (اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ) کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں :

یعنی وفاۃ المنام ، رفعہ اللّٰہ فی منامہ ۔ ''مراد نیند والی وفات ہے ، اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیند میں اٹھا لیا ۔''(تفسیر ابن ابی حاتم بحوالہ تفسیر ابنِ کثیر : ٢/٤٢، وسندہ، حسن)

تنبیہ : اگر کوئی یہ کہے کہ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے ''متوفّیک'' کا معنیٰ کیا ہے ''ممیتک'' 'یعنی میں تجھے موت دینے والا ہوں ۔

(صحیح بخاری : ٢/٦٦٥سطر نمبر ٩، قبل حدیث : ٤٦٢٣ ، تفسیر ابن ابی حاتم : ٣٥٨٠، تفسیر طبری : ٣/٢٩١)

تبصرہ : یہ قول سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت نہیں ، کیونکہ اس کی سند ''انقطاع '' کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے ، علی بن ابی طلحہ راوی کا سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے ''سماع '' نہیں ہے ۔

امام ابو حاتم الرازی کہتے ہیں کہ میں نے امام دُحَیم سے سنا ، آپ نے فرمایا :

لم یسمع علیّ بن أبی طلحۃ من ابن عباس التّفسیر ۔

''علی بن ابی طلحہ نے سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے تفسیر نہیں سنی ۔''(الجرح والتعدیل : ٦/١٨٨)

امام ابو حاتم الرازی (المراسیل لابن ابی حاتم : ١٤٠)اور امام ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل : ٦/١٨٨)نے اس کی ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کو ''مرسل '' قرار دیا ہے ۔

حافظ مزّی رحمہ اللہ (٦٥٤۔٧٤٣ھ)نے بھی اسے ''مرسل '' کہا ہے ۔(تہذیب الکمال : ١٣/٣٠٧)

حافظ ہیثمی رحمہ للہ کہتے ہیں : انّ علیّ بن أبی طلحۃ لم یسمع من ابن عبّاس ۔

''یقینا علی بن ابی طلحہ نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے نہیں سنا ۔''(مجمع الزوائد : ١٠/١٨)

حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں : أرسل عن ابن عبّاس

ولم یرہ ۔
''اس نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مرسل روایات بیان کی
ہیں ، آپ کو دیکھا نہیں ہے''(التقریب:٤٧٥٤)
لہٰذا اس ''ضعیف ''قول سے حجت نہیں لی جا سکتیٰ
دوسری بات یہ ہے کہ ''واؤ'' ترتیب کے لیے نہیں آتا ، بلکہ
معطوف اور معطوف الیہ کی مشارکت بتانے کے لیے آتا ہے ،
جیسے : جاء زیدٌ وعمرٌو ۔ ''زید اور عمرو آئے '' ۔ آنے کے
عمل میں دونوں شریک ہیں ، لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ زید
پہلے آیا ہے یا عمرو ۔
لٰذا اس آیت کا صحیح و متواتر احادیث اور اجماعِ امت کی
روشنی میں یہ ترجمہ کیا جائے گا :
''میں تجھے (زمین پر نازل ہونے کے بعد)موت دینے والا ہوں اور
(وفات سے پہلے)اپنی طرف (زندہ آسمان پر)اٹھانے والا
ہوں ۔''خوب یا د رہے کہ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما
عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے قائل ہیں ۔(تفسیر طبری :
٢٥/٤٥، وسندہ، حسن)

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام

اہلِ سنت والجماعت کا یہ اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے کہ عیسیٰ
علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا ہے ، قیامت کے قریب
وہ آسمان سے اتریں گے ، اس کے بعد وفات پائیں گے ، مسلمان
ان کا جنازہ پڑھیں گے ، اس عقیدہ کے ثبوت پر قرآنِ مجید کی دو
آیاتِ بینات ، احادیث ِ متواترہ اور اجماعِ امت موجودہیں ۔
حافظ سیوطی (م٩١١ھ)لکھتے ہیں :
امّا نفی نزول عیسٰی علیہ السّلام أو نفی النّبوّۃ عنہ ، وکلاھما کفر ۔
''عیسیٰ علیہ السلام کے (آسمان سے)نازل ہونے یا ان کی نبوت
کی نفی ، یہ دونوں باتیں کفر ہیں ۔''
(الحاوی للفتاوی : ٢/١٦٦)
قرآنی دلیل نمبر ١:
ارشادِ باری تعالیٰ ہے : (وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ فَلاَ تَمْتَرُنَّ بِہَا
وَاتَّبِعُوْنِ ہٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ٭ وَلاَ یَصُدَّنَّکُمْ الشَّیْطَانُ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ
مُّبِیْنٌ)(الزخرف : ٦١۔٦٢)
''یقینا وہ (عیسیٰ علیہ السلام)قیامت کی نشانی ہیں ، اس
نشانی کے وقوع میں شک مت کرو (یہ لامحالہ واقع ہو گی)، (اس

خبر کے بارے میں)میر ا کہا مانو ، یہی سیدھا راستہ ہے ، تمہیں شیطان (عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں حق کے اتباع سے)ہرگز نہ روکے ، وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے ۔''

سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہمارسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی یہ تفسیر بیان فرماتے ہیں :

خروج عیسیٰ علیہ السّلام قبل یوم القیامۃ ۔''قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کا خروج (مراد ہے)۔''

(صحیح ابن حبان : ٦٨٧٨، مسند الامام احمد : ١/٣١٨، المستدرک للحاکم : ٢/٢٥٤، ح : ٣٠٠٣، وسندہ، حسن وصححہ الحاکم ووافقہ الذھبی)

اس کے راوی ابو رزین اور ابو یحییٰ مصدع کو حافظ ابنِ حجر نے ثقہ قرار دیا ہے (موافقۃ الخبر الخبر : ٢/١٧٤)

حافظ ابنِ کثیر رحمہ اللہ (٧٠١۔٧٧٤ھ)اس آیت میں ''وانّہ،''کی ضمیر کے مرجع کے بارے میں لکھتے ہیں : بل الصّحیح أنّہ عائد علیٰ عیسیٰ ، فانّ السّیاق فی ذکرہ ، ثمّ المراد بذٰلک قبل یوم القیامۃ ۔

''بلکہ صحیح بات تو یہ ہے کہ یہ ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹ رہی ہے ، کیونکہ سیاق میں انہی کا ذکر ہے ، پھر اس (نشانی یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے نزول)سے مراد قیامت سے پہلے ہے ۔''

(تفسیر ابن کثیر : ٥/٥٣٠، تحقیق عبدالرزاق مھدی)

مشہور سنّی مفسر امام ابنِ جریر طبری رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

وقالوا : معنی الکلام : وانّ عیسیٰ ظہورہ، علم یعلم بہ مجیء السّاعۃ ، لأنّ ظہورہ، من أشراطھا ونزولہ الی الأرض دلیل علی فناء الدّنیا واقبال الآخرۃ ۔

''مفسرین نے اس آیت کا معنیٰ یوں بیان کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ایک نشانی ہے جس کے ذریعے قیامت کی آمد معلوم ہوگی ، کیونکہ ان کا ظہور قیامت کی نشانیوں میں سے ہے اور آپ کا زمین پر نزول دنیا کے فنا ہونے اور آخرت کے آپہنچنے کی دلیل ہے ۔''(تفسیر طبری : ٢٥/٥٤)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں : نزول عیسی ابن مریم ۔

''اس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے ۔''(تفسیر طبری :

٢٥/٥٤، وسندہ، حسن)

امام قتادہ رحمہ اللہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں : نزول عیسی ابن مریم علم للسّاعۃ ۔

''عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانی ہے ۔''(تفسیر طبری : ٢٥/٥٤، وسندہ، صحیح)

مشہور مفسر امام اسماعیل بن عبدالرحمن بن ابی کریمہ المعروف ''السدی '' اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

خروج عیسی ابن مریم قبل یوم القیامۃ ۔

''یہاں سے مراد قبلِ قیامت عیسیٰ علیہ السلام کا خروج (ظہورو نزول)ہے ۔''(تفسیر طبری : ٢٥/٥٤، وسندہ، حسن)

اس مفہوم و تفسیر کی تائید احادیثِ صحیحہ سے بھی ہوئی ہے ، جیسا کہ :

١⋆ سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہم آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے ، آپ نے فرمایا ، کیا مذاکر ہ کر رہے ہو ؟ ان حاضرینِ مجلس نے عرض کی ، ہم قیامت کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں ، اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

انّها لن تقوم حتّی ترون قبلها عشر آیات ، فذکر الدّخان والدّجّال والدّابۃ وطلوع الشّمس من مغربها ونزول عیسی ابن مریم صلّی اللّہ علیہ وسلّم ویأجوج ومأجوج وثلاثۃ خسوف : خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب وآخر ذٰلک نار تخرج من الیمن تطرد النّاس الی محشرهم ۔

''قیامت ہرگز قائم نہیں ہو گی جب تک اس سے پہلے دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں ، پھر آپ نے (١)دھواں (٢)دجال (٣)دابۃ الارض (٤)سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (٥)عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول (٦)یاجوج ماجوج کا خروج (٧)تین مقامات سے خسف(زمین کا نیچے دھنس جانا)، مشرق کا خسف (٨)مغرب کا خسف (٩)جزیرۂ عرب کا خسف(١٠)اور ان سب سے آخری (نشانی کے طور پر)یمن سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو ان کے محشر کی طرف ہانک لائے گی ۔''(صحیح مسلم : ٢/٣٩٣، ح : ٢٩٠١)

یہ حدیث نصِ صریح ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے نشانی ہے ۔

٢⋆   سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لا تقوم السّاعۃ حتی ینزل عیسی ابن مریم فی الأرض حکما عدلا وقاضیا مقسطا ، فیکسر الصّلیب ویقتل الخنزیر والقرد ، وتوضع الجزیۃ وتکون السّجدۃ کلّها واحدۃ للّٰہ ربّ العالمین ۔

''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی ، جب تک عیسیٰ بن مریم زمین پر امامِ عدل اور قاضی ئ منصف کی حیثیت سے نہیں اتریں گے ، آپ صلیب کو توڑیں گے ، خنزیر اور بندر کو قتل کریں گے ، جزیہ ختم کر دیا جائے گا ، سجدہ صرف اللہ رب العالمین کو ہو گا ۔''(المعجم الاوسط للطبرانی : ٢/٢٠٣۔٢٠٤، ١٣٦٤، وسندہ، حسن)

حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''لا بأس بہ '' کہا ہے ۔(فتح الباری : ٦/٤٩١)

یہ حدیث واضح دلیل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قربِ قیامت آسمان سے زمین پر اتریں گے ، آپ قیامت کی واضح نشانی ہیں ، ان دو احادیثِ مبارکہ سے آیتِ کریمہ کا مطلب واضح ہو جاتا ہے ، اس پرخودنبی ئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابی ئ رسول ، ترجمانِ قرآن سیدنا ابنِ عباس ، اما م قتادہ تابعی اور امام سدی کی تصریحات ''نُوْرٌ عَلٰی نُوْر'' ہیں ۔

قرآنی دلیل نمبر ٢:

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے :(وَّبِکُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰی مَرْیَمَ بُهْتَانًا عَظِیْمًا⋆ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْہِ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْہُ مَا لَهُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا ⋆بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًاحَکِیْمًا ⋆وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا)(النساء : ١٥٦۔١٥٩)

''(یہ سزا)ان کے کفر کے باعث اور مریم پر بہت بڑا بہتان باندھنے کے باعث اور یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کردیا ہے ، حالانکہ انہوں نے آپ (سیدناعیسیٰ علیہ السلام)کو قتل نہیں کیا ، نہ ہی وہ آپ کو سولی دے سکے ہیں ، بلکہ ان کو شبہ ڈال دیا گیا تھا اور جن لوگوں نے(اس میں) اختلاف کیا ہے ، وہ اس بارے میں شک میں ہیں ، ان کو کوئی علم نہیں ، سوائے ظن کی پیروی کے ، اور انہوں نے آپ کو یقینا قتل نہیں کیا ، بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی

طرف اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست اور پوری حکمتوں والا
ہے ، یہود ونصاریٰ ضرور بالضرور عیسیٰ علیہ السلام کی وفات
سے پہلے آپ پر ایمان لے آئیں گے اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ
ہوں گے۔''
(قَبْلَ مَوْتِہٖ) میں ''ہٖ''ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام ہیں ،
جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت ِ
کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں :
لو أنّ یہودیّا وقع من فوق ہٰذا البیت ، لم یمت حتّٰی یؤمن بہ یعنی
بعیسیٰ ۔
''اگر کوئی یہودی اس گھر کی چھت کے اوپر بھی ہو گا تو عیسیٰ
علیہ السلام پر ایمان لانے سے قبل فوت نہ ہوگا۔''(تفسیر طبری :
٦/١٤، وسندہ، صحیح)
ابو رجاء محمد بن یوسف الازدیؒ (ثقہ)امام حسن بصری رحمہ
اللہ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں :
قبل موت عیسیٰ ، واللّٰہ ! انّہ الآن لحیّ عنداللّٰہ ، ولکن اذا نزل
آمنوا بہ أجمعون ۔
''یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے (سب یہودی و
عیسائی ان پر ایمان لے آئیں گے)، اللہ کی قسم ! آپ اللہ تعالیٰ
کے ہاں زندہ ہیں ، لیکن جب آپ نازل ہوں گے تو لوگ ان پر
ایمان لے آئیں گے ۔''
(تفسیر طبری : ٦/١٤، وسندہ، صحیح)
امام مالک بن غزوان غفاری رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں
فرماتے ہیں :
ذٰلک عند نزول عیسی ابن مریم ، لا یبقیٰ أحد من أھل الکتاب الّا
لیؤمننّ بہ ۔
''یہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نزول کے وقت ہو گا کہ
کوئی یہودی و عیسائی باقی نہیں رہے گا مگر آپ پر ایمان لے آئے
گا ۔''(تفسیر طبریؒ : ٦/١٤ ، وسندہ، صحیح)
جویریہ بن بشیر (ثقہ)کہتے ہیں :   سمعت رجلاً قال للحسن :
یا أبا سعید ! قول اللّٰہ عزّوجلّ: (وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ
قَبْلَ مَوْتِہٖ) قال : قبل موت عیسیٰ ، انّ اللّٰہ رفع الیہ عیسیٰ وھو
باعثہ یوم القیامۃ مقاما یؤمن بہ البرّ والفاجر ۔
''میں نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ امام حسن بصری رحمہ اللہ
سے اس آیت کے بارے میں سوال کر رہا تھا : (وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ

اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ)آپ نے فرمایا ، یقینا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھا لیا ہے اور وہ آپ کو قیامت کے دن ایسے مقام پر پہنچائے گا کہ نیک و بد آپ پر ایمان لے آئیں گے ۔''(تفسیر ابن ابی حاتم : ٦٢٥١ ، وسندہ، صحیح)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی اس سے عیسیٰ علیہ السلام ہی مراد لیتے ہیں ۔(مسائل احمد بروایۃ عبداللہ : ص ٤٤١)

امام ابنِ جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں : وأولی الأقوال بالصّحۃ والصّواب قول من قال: تأویل ذٰلک : وان من أھل الکتاب الّا لیؤمننّ بعیسیٰ قبل موت عیسیٰ ۔

''زیادہ قرینِ صحت و صواب اسی کی تفسیر ہے جو کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہِ السلام کی وفات سے پہلے سارے اہلِ کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے ۔''(تفسیر طبری : ٣/٢٠٤)

حافظ ابنِ کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : هو الصّحیح ۔ '' یہی قول صحیح ہے ۔''(تفسیر ابن کثیر : ٢/٤١٣)

نیزفرماتے ہیں : وهٰذا القول هو الحقّ ۔ ''یہی قول حق ہے ۔''(تفسیر ابن کثیر : ٢/٤١٢)

حدیثِ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی اسی معنیٰ و مفہوم کی مؤید ہے ۔

(صحیح بخاری : ٢/٤٩٠، ح : ٣٤٤٨، صحیح مسلم : ١/٨٧، ح : ا٥٥)

★★ ★★ ★★

دفاعِ حدیث